روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
منگل 17 مارچ 2009ء 19 ربیع الاول 1430 ہجری 17 امان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 60

منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو پیغام بھیجا کہ تم اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ وہ میرے لئے کچھ لکڑیاں جوڑ دے جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے خطاب کیا کروں۔ چنانچہ اس نے تین سیڑھیوں پر مشتمل ایک منبر بنا دیا چنانچہ رسول اللہؐ کے حکم سے اسے مسجد میں رکھا گیا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوتے۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب النجار حدیث نمبر 1952)
(مسلم کتاب المساجد باب جواز الحظوة حدیث نمبر 847)

آنحضرت ﷺ کی سیرت کا تذکرہ کرنا بہت عمدہ اور موجب ثواب و رحمت ہے

آنحضرت ﷺ کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے

ہر احمدی کو دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اسوۂ رسولؐ کے مطابق اپنی اور دنیا کی ابدی زندگی کے سامان کرنے والا بننا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ مارچ 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13/ مارچ 2009ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ 12 ربیع الاول آنحضرت ﷺ کی پیدائش کا دن ہے۔ برصغیر میں یہ دن بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ حضور نے اس ضمن میں بعض فرقوں کے نظریات اور تاریخ بیان فرمائی۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ کرنا بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرے کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ بدعات شامل نہ ہوں آنحضرت ﷺ کی بعثت پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں رکھتے کہ اپنی شریعت یا کتاب بنا لیویں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے۔ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ جو شخص آنحضرت ﷺ کی عظمت کو دل میں جگہ نہیں دیتا وہ بے دین آدمی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا وجود ایک بارش کی مانند ہوتا ہے اور دنیا کے لئے اس میں برکات ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرے نزدیک آنحضرت ﷺ کا تذکرہ اتباع کی تحریک کیلئے مناسب ہے۔ اگر بدعات نہ ہوں اور جلسہ ہو جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جاتی ہو اور آنحضرت ﷺ کی مدح میں خوش الحانی سے نظمیں پڑھ کر سنائی جائیں تو ایسی مجلسیں بڑی اچھی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اے لوگو! اگر تم خدا تعالیٰ کے محبوب بندے بننا چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ کی پیروی کرو۔ آنحضرت ﷺ نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا، وہ ہمیں کرنا چاہئے۔ (باقی صفحہ 2 پر)

مکرم ڈاکٹر شیراز احمد باجوہ صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر نورین رشید صاحبہ ملتان راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے معروف آئی سپیشلسٹ مکرم و محترم ڈاکٹر شیراز احمد باجوہ صاحب بعمر 37 سال اور ان کی اہلیہ مکرمہ و محترمہ ڈاکٹر نورین رشید صاحبہ ملتان کو بعمر 29 سال نامعلوم افراد نے ان کے گھر میں داخل ہو کر مورخہ 14 مارچ 2009ء کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔

سہ پہر تقریباً پونے تین بجے دونوں ڈاکٹر میاں بیوی اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے کے بعد اپنے گھر واقع واپڈا کالونی ملتان میں آئے، معمول کے مطابق ڈرائنگ روم میں دوپہر کا کھانا ابھی شروع ہی کیا تھا کہ چند افراد نے گھر میں گھس کر ان کو بے دردی اور سفاکی سے ہلاک کر دیا۔ مکرمہ ڈاکٹر نورین صاحبہ کو ڈرائنگ روم میں ہی ہاتھ پیچھے باندھ کر اور پردے کا کپڑا اپھاڑ کر ان کے منہ میں ٹھونسا گیا اور دم گھٹنے کی وجہ سے ان کی وفات ہوگئی۔ جبکہ ڈاکٹر شیراز صاحب کو دوسرے کمرے میں لے جا کر ہاتھ پیچھے باندھے اور منہ میں کاٹن ٹھونسنے کے بعد ان کی گردن میں رسی ڈال کر قربان کیا۔

مکرم ڈاکٹر شیراز احمد باجوہ صاحب 1972ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مکرم منور احمد باجوہ صاحب ہے۔ خانپور گورنمنٹ ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا اور تحصیل کی سطح پر اول پوزیشن حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی پاس کی اور 1996ء میں قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا جس کے بعد ایف سی پی ایس آفتھلمالوجی (آئی سپیشلسٹ) کی ڈگری شیخ زاید ہسپتال لاہور سے 2002ء میں حاصل کی۔ ماہر امراض چشم بننے کے بعد آپ نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تقریباً 10 ماہ تک بطور آئی سپیشلسٹ خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران آپ کو نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بینک کے تحت بھی خدمت کا موقع ملا۔ بعدہ الاحسان آئی ٹرسٹ لاہور میں ایک سال رہنے کے بعد واپڈا ہسپتال ملتان میں آئی سپیشلسٹ کے طور پر کام کر رہے تھے۔

مکرمہ ڈاکٹر نورین رشید صاحبہ سے آپ کی شادی دسمبر 2004ء کو ہوئی۔ آپ کے والد کا نام (باقی صفحہ 2 پر)

قربانی کی راہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔

(الفضل 27 اگست 1969ء)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن

۞ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 22 مارچ 2009ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ خواتین کی سہولت کیلئے گائنا کالوجسٹ کی پرچی بیگم زبیدہ بانی ونگ سے بن سکے گی۔

۞ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 22 مارچ 2009ء کو فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریشن بلاک میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔

احباب و خواتین ان ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہش مند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

Computer Introduction

Windows Bsics, MS Office, Inpage

فیس کورس -/1000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ۔ ایوان محمود ربوہ)

مشعل راہ

عالمی امن کے قیام کا رہنما اصول

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

قرآن کریم نے لیگ آف نیشنز کے بعض اصول بیان کئے اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ جب تک ان اصول پر لیگ آف نیشنز کی بنیاد نہیں رکھی جائے گی۔ اس وقت تک دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ میں نے 1924ء میں اپنی کتاب احمدیت .... میں ان اصول کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بیان کیا تھا۔ اسی طرح جب میں ولایت گیا تو وہاں مختلف لیکچروں میں نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ میں نے ان اصول کا ذکر کیا۔ اس کے بعد 1935ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے اپنے ایک لیکچر میں جو سیاسیات عالم کے متعلق تھا اس امر کو پھر بڑی تفصیل سے بیان کیا تھا اور بتایا تھا کہ جب کسی قرآنی اصول پر لیگ آف نیشنز کی بنیاد نہیں رکھی جائے گی اس وقت دنیا بین الاقوامی جھگڑوں سے کبھی امن حاصل نہیں کر سکتی۔ یہ تمام اصول میری کتاب میں چھپے ہوئے موجود ہیں اور دنیا دیکھ سکتی ہے۔ کہ وہ کیسے پختہ اور شاندار اور کیسے زبردست اصول ہیں۔ آج لیگ آف نیشنز اگر اپنے مقصد میں ناکام ہوئی ہے تو اسی وجہ سے کہ ان اصول کو اس نے اپنے نظام میں شامل نہیں کیا تھا۔ انہی اصولوں میں سے ایک اصل میں نے یہ بیان کیا تھا کہ یہ خیال کر لینا کہ اس نظام کے قیام کے لئے کسی فوجی طاقت کی ضرورت نہیں نادانی اور حماقت ہے یہ نظام قائم نہیں ہوسکتا۔ جب تک اس کے ساتھ فوج کی بہت بڑی طاقت نہ ہو۔ تاکہ جب بھی کوئی قوم لیگ آف نیشنز کے فیصلہ کی خلاف ورزی کرے اس کے خلاف طاقت کا استعمال کر کے اسے اپنے ناجائز طریق عمل سے روک دیا جائے۔ غرض میں نے وضاحت کے ساتھ اس امر کا ذکر کر دیا تھا کہ لیگ آف نیشنز اس وقت تک صحیح معنوں میں قائم نہیں ہوسکتی اور نہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکتی ہے جب تک اس کے ساتھ فوجی طاقت نہ ہو۔ میں نے یہ اصل اپنی کتاب میں بیان کیا۔ اپنے لیکچروں میں بیان کیا اور بار بار اس بات پر زور دیا مگر یورپین لوگوں کی طرف سے ہمیشہ یہی کہا گیا کہ یہ بالکل غلط ہے ہم تو دنیا کو لڑائی سے بچانا چاہتے ہیں۔ اور آپ پھر ایسی تجویز پیش کر رہے ہیں۔ جس میں فوج اور طاقت کا استعمال ضروری قرار دیا گیا۔ انگلستان میں جب میرے لیکچر ہوتے تو ان کے بعد عام طور پر لوگ یہی کہا کرتے کہ یہ تو وہی پرانی جنگی سپرٹ ہے جو دنیا میں پہلے سے قائم ہے ہمارے نزدیک یہ تجویز درست نہیں۔ ہم نے لیگ کے اصول ایسے رکھے ہیں۔ جن میں فوجی طاقت کو استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آ سکتی۔ اس کے اصول میں یہی روح کام کر رہی ہے۔ کہ فوجی طاقت سے نہیں بلکہ دوسروں کو سمجھا کر صلح اور پیار کی طرف مائل کیا جائے۔ اور اسے بدعنوانیوں سے روکا جائے۔ انسانی فطرت ایسی ہے کہ جب کسی غلط بات پر قائم ہو جائے تو خواہ اسے ہزار دفعہ کہا جائے وہ اپنی بات کو غلط تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ یورپین مدبرین نے اس وقت میری بات کو قابل اعتنا نہیں سمجھا۔ مگر آج تمام مدبرین یک زبان ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ لیگ آف نیشنز کی ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاس فوجی طاقت نہیں ہے اگر اس کے پاس فوجی طاقت ہوتی تو اس کا یہ انجام نہ ہوتا۔ حالانکہ یہ وہ اصول ہے جو قرآن کریم نے آج سے پونے چودہ سو سال پہلے سے بیان کیا ہوا ہے۔ قرآن کریم میں موجود ہے اور میں نے بڑی وضاحت سے آج سے کئی سال پہلے اس کا اپنی کتابوں اور اپنے لیکچروں میں ذکر کر دیا تھا۔

(مشعل راہ۔ جلد اول ص 374)

(بقیہ خلاصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بعض پہلو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا وجود خدا تعالیٰ کی محبت سے سرشار تھا۔ جب کفار نے آپؐ کو دین حق کی تبلیغ سے روکنے کے لئے دنیا کی ہر طرح کی آسائشوں کی پیشکش کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں آؤں گا۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے۔ میں وہ آخری نبی ہوں جس نے تمام دنیا پر خدائے قادر وتوانا اور واحد و یگانہ کا جھنڈا لہرانا ہے۔ میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ اعلان کر کے آنحضرتؐ نے اپنے ماننے والوں کو بھی یہ تعلیم دی کہ میرے نمونے تو یہ ہیں، تم بھی نیکیوں پر عمل کرتے ہوئے ان راستوں پر قدم مارنے کی کوشش کرو۔ اگر اس اصل کو ہم سمجھ لیں اور اس بات پر قائم ہو جائیں کہ ہمارا جینا اور مرنا خدا تعالیٰ کیلئے ہے تو جہاں انفرادی طور پر ہم ابدی زندگی کے وارث ہوں گے وہاں ہر احمدی اس دنیا میں بھی ہزاروں مردہ لوگوں کو زندگی بخشنے کے سامان کرنے والا ہوگا۔ پس دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اسوۂ رسولؐ کے مطابق دنیا کی زندگی کے سامان کرنے والا ہر احمدی کو بننا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو انصاف اور مساوات قائم کرنا بھی تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ جب بڑے آدمی سے کوئی قصور ہوتا تھا تو اسے چھوڑ دیا جاتا تھا اور جب کمزور کسی جرم کا مرتکب ہوتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کسی قبیلے کی ایک عورت کا چوری کرنے اور اس پر سزا قائم کرنے والا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ یہ تھا انصاف کا معیار جو آپؐ نے قائم فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جس کو عہدہ لینے کی خواہش ہو، ہم اسے عہدہ نہیں دیتے، مگر جب خدا عہدہ دیتا ہے تو پھر اس کو نبھانے کی توفیق بھی دیتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔ جب عہدہ مانگ کر لیا جائے تو پھر کام اس پر حاوی کر دیا جاتا ہے۔ پس عہدے کی خواہش میں نفس پسندی کا دخل ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات بالکل پسند نہیں کہ انسان اپنے نفس کا زیادہ سے زیادہ اظہار کرے۔ عہدہ ایک امانت ہے جس کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ پس اس امانت کا حق ادا کرنے کے لئے انتہائی عاجزی سے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس خدمت کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ ہر معاملے میں، ہر قدم پر اور ہر لمحے پر اللہ تعالیٰ میری راہنمائی فرماتا رہے تو تبھی عہدیدار اپنے عہدہ کا حق صحیح طور پر ادا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرتؐ کے اسوۂ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ رپورٹ مکرم ڈاکٹر شیراز باجوہ صاحب صفحہ 1)

مکرم رانا رشید احمد خان صاحب آف کوئٹہ ہے جو سینڈک میٹلز لمیٹڈ وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل حکومت پاکستان کے جنرل سیکرٹری (فنانس) اور کمپنی سیکرٹری ہیں۔ مکرمہ ڈاکٹر نورین صاحبہ 26 مارچ 1980ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ شروع سے ہی ہونہار طالبہ تھیں، پہلی کلاس سے لے کر او لیول تک پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کونوینٹ گرلز سکول کوئٹہ سے آپ نے او لیول نمایاں کامیابی سے پاس کیا اور سکول کی طرف سے آپ کو گولڈ میڈل دیا گیا۔ 1998ء میں ایک نجی ٹی وی چینل کی طرف سے کوئٹہ میں اینوائرمنٹ کنٹرول کے موضوع پر ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی میں 126 شرکاء میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور اسی سلسلہ کے کراچی میں ہونے والے مقابلہ میں ملک بھر سے آنے والے شرکاء میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے 2005ء میں ایم بی بی ایس اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا اور آجکل چلڈرن کمپلیکس ملتان میں کام کر رہی تھیں۔

مکرم ڈاکٹر شیراز احمد باجوہ صاحب کے پسماندگان میں والد، والدہ محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ، ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ مکرمہ نادیہ نذیر صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب ملتان، مکرم اعتزاز احمد صاحب جرمنی اور مکرمہ سعدیہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر فاتح الدین صاحب امریکہ۔

مکرمہ ڈاکٹر نورین رشید صاحبہ کے پسماندگان میں والد، والدہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ دو بھائی اور ایک بہن ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مکرمہ فرح رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رضوان احمد صاحب لاہور، مکرم محمد کاشف رشید خان صاحب ایم اے اور مکرم واصف رشید خان صاحب مکینیکل انجینئر PPL سوئی۔

اللہ تعالیٰ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اس جوڑے کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

خطبہ جمعہ

ہدایت کے حصول، ایمان میں ترقی اور ہدایت پاکر اس پر قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے

ہم تو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک رکھنے والے لوگ ہیں۔ اسی سے مانگتے ہیں اور اسی کے آگے جھکتے ہیں اور یہی ہمارے لئے کافی ہے

اللہ تعالیٰ ہمارے لئے جس طرح پہلے کافی تھا وہ آج بھی ہمارے لئے کافی اور آئندہ بھی کافی ہوگا

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23؍جنوری 2009ء بمطابق 23؍صلح 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الزمر آیات 33 تا 38 تلاوت کیں اور فرمایا

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ الزمر کی 33 سے 38 نمبر کی آیات ہیں۔ ترجمہ ان کا پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے، کیا جہنم میں کافروں کے لئے ٹھکانہ نہیں ہے اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور وہ جو سچائی کی تصدیق کرے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور وہ کچھ ہوگا۔ جو وہ چاہیں گے۔ یہ ہوگی حسن عمل کرنے والوں کی جزا تاکہ جو بدترین اعمال انہوں نے کئے ان کے اثرات اللہ ان سے دور کردے اور جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے ان کے مطابق انہیں اُن کا اجر عطا کرے۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں اور وہ تجھے ڈراتے ہیں، ان سے جو اُس کے سوا ہیں اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ کامل غلبے والا اور انتقام لینے والا نہیں ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بات شروع فرمائی کہ دو قسم کے لوگ ظالم ہوتے ہیں اور اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں، اپنی ہلاکت کے سامان کرتے ہیں۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا غلط طریق پر دعویٰ کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو سچائی کو جھٹلاتے ہیں۔ ایک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو سچے انبیاء کو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کو جھٹلاتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنا پیغام دے کر انبیاء کو بھیجتا ہے۔ جب نبی مبعوث ہوتے ہیں تو ایک گروہ ایسا ہے جو ان کو جھٹلاتا ہے اور انہیں یہ کہتا ہے کہ تم جھوٹے ہو اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو۔

اس مضمون کو قرآن کریم نے اور جگہ بھی بیان فرمایا ہے۔ سورۃ العنکبوت کی آیت 69 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔)(العنکبوت:69) اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ کر افتراء کرتا ہے اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوسکتا ہے۔ یا اُس سے (زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے) جو حق کو اُس وقت جھٹلاتا ہے جب وہ اُس کے پاس آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’افتراء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور مفتری ہمیشہ خائب و خاسر رہتا ہے۔(۔)(طٰہٰ:61)‘‘ ۔

(الحکم جلد 8 نمبر 12 مورخہ 10؍اپریل 1904ء صفحہ 4۔ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم۔ تفسیر سورۃ طٰہٰ صفحہ 218)

(۔) کہ ایک شخص ان باتوں پر ایمان رکھ کر افتراء کی جرأت کیونکر کرسکتا ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو بڑا واضح طور پر فرماتا ہے کہ جو جھوٹ بولنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والے ہیں ہم ان کی جو رگ جان ہے وہ کاٹ دیں گے اور ان کو خائب و خاسر کریں گے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے گا ذلیل و رسواء ہوجائے گا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’جس کا ان باتوں پر ایمان ہو وہ اللہ تعالیٰ پر کسی بھی قسم کا جھوٹ باندھنے کی جرأت کس طرح کرسکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ظاہری گورنمنٹ میں اگر ایک شخص فرضی چپڑاسی بن جائے تو اس کو سزا دی جاتی ہے اور وہ جیل میں بھیجا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کی ہی مقتدر حکومت میں یہ اندھیر ہے کہ کوئی محض جھوٹا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کرے اور پکڑا نہ جائے بلکہ اس کی تائید کی جائے۔ اس طرح تو دہریت پھیلتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ساری کتابوں میں لکھا ہے کہ مفتری ہلاک کیا جاتا ہے‘‘۔

(الحکم جلد 8 نمبر 12 مورخہ 10؍اپریل 1904ء۔ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 3 صفحہ 624)

............ایک ظاہری حکومت کی طرف منسوب کرکے اگر کوئی آدمی بات کرتا ہے، چاہے کسی افسر کا چپڑاسی بن کے کسی کے پاس حکم لے کے چلا جائے اور جھوٹ بولے اور پکڑا جائے تو اس کو بھی سزا ملتی ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ کی طرف جو باتیں منسوب کی جاتی ہیں یا کوئی شخص جو یہ کہتا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور وہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اتنی بھی طاقت نہیں کہ اس کو پکڑ لے اور سزا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھے۔ یعنی یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جب انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بات کرتے ہیں تو وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہوں یا اللہ تعالیٰ کی طرف جو باتیں وہ منسوب کر رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ نہ کرے۔

پس اللہ تعالیٰ کا مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں اس حوالے سے فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بنیادی اور اصولی بات ہے کہ جو بھی خدا تعالیٰ پر افتراء کرے گا، جھوٹ بولے گا وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ حق اور سچائی کو جھٹلانے والا جو دوسرا گروہ ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی کی نافرمانی کرنے والا ہوگا تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔

تو دو قسم کے گروہوں کا یہاں ذکر ہے۔ ایک وہ جو اللہ تعالیٰ پر غلط افتراء کرے اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑتا ہے۔ دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کو جھٹلائے اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑتا ہے اور دونوں ہی گروہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس انبیاء کا انکار کرنے والے جب یہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنی طرف سے باتیں بنالیں اور خدا تعالیٰ نے اس کو قطعاً نبوت کا درجہ دے کر نہیں بھیجا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء کرے گا ہم اسے پکڑیں گے۔ جو

نشانیاں اور ثبوت نبی کے لئے ظاہر ہوئیں انہیں دیکھ کر انہیں قبول کرنے کی کوشش کرو۔ نبوت اپنے روشن نشانوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور ہر نیا دن یہ روشن نشان دکھاتا چلا جاتا ہے۔..................

سورۃ زمر کی اس آیت سے پہلے کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کو جامع بتا کر یہ اعلان کیا تھا کہ اس جامع تعلیم کے بعد اب کوئی اعتراض کرنے کا جواز نہیں رہتا۔ قرآن کریم اپنی ذات میں خود بھی بہت بڑا نشان ہے۔ بلکہ اس کی ہر ہر آیت اور ہر ہر لفظ ایک اعجاز ہے اور اللہ تعالیٰ نے کفّار کو اس کو قبول کرنے کی نصیحت فرمائی لیکن اس کے باوجود کفار نے انکار کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سختی اور سزا سے کام لیا اور پھر ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو قبول کیا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم میرے بھیجے ہوؤں کا انکار کرتے ہو تو اس دنیا میں یا اگلے جہان میں میری پکڑ کے نیچے آتے ہو۔ پس عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اس ہٹ دھرمی کو چھوڑو۔ اگلی آیت میں بتایا کہ تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا دل میں ہونے کا اظہار یہی ہے کہ جو سچائی کے پیغام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوا ہے اس کو قبول کرو۔ کیونکہ یہی چیز تمہیں کامیابیاں بھی عطا کرے گی اور تقویٰ میں مزید بڑھائے گی۔ اور یہ بھی ایک نبی کے سچا ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابیاں نصیب کرتا چلا جاتا ہے۔

سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔)(یونس: 18) پس جو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ یقیناً مجرم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دونوں طرح کے مجرم کامیاب نہیں ہوں گے۔ نہ وہ کامیاب ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر بہتان لگاتے ہوئے یہ کہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ نہ وہ کامیاب ہو سکتے ہیں جو ایک سچے نبی کا انکار کرنے والے ہوں۔ پس اس سے بھی ظاہر ہے کہ دو قسم کے لوگ ہیں جو سزا سے نہیں بچ سکتے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ایک وہ جو غلط دعویٰ کر کے اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کریں اور دوسرے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام لانے والے کا مقابلہ کریں اور یہ ایسی بات ہے جو ہر عقل رکھنے والا سمجھ سکتا ہے۔ تبھی تو فرعون کی قوم کے ایک آدمی نے کہا تھا کہ (۔) (المومن: 29) کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اگر وہ سچا ہے تو اس کی کی ہوئی بعض انذاری پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔............

اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ (۔)(یونس: 18) کہ مجرم لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے، تسلی دلا دی ہے کہ بے شک جھوٹے دعویدار ہو سکتے ہیں لیکن وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور کامیابی کا معیار کیا ہے؟ یہ ہے کہ اپنی تعلیم اور بعثت کے مقصد کو وہ دنیا میں پھیلا نہیں سکتے جس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے پھیلاتے ہیں۔ بے شک ان کی چھوٹی سی جماعت بھی بن سکتی ہے۔ ان کے پاس دولت بھی جمع ہو سکتی ہے۔ یہ سب کچھ ہوسکتا ہے لیکن جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دعویدار ہو کر آتا ہے وہ ایک روحانی مقصد کو لے کر آتا ہے۔

انبیاء آئے تو وہ یا نئی شریعت لے کر آئے تا کہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کریں اور انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کریں یا پرانی تعلیم کی تجدید کے لئے آئے تا کہ بھٹکے ہوؤں کو پھر سے اس تعلیم کے مطابق جو شرعی نبی لائے تھے خدا تعالیٰ کے قریب کریں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کا بنیادی معیار ہے۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے لیکن یہ دو مقصد حاصل نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ پر افتراء باندھ رہا ہے۔ اگر وہ لوگوں میں روحانی انقلاب پیدا نہیں کر رہا اگر وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف راہنمائی نہیں کر رہا، ان میں ایک انقلاب پیدا نہیں کر رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ غلط ہے۔............

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دعویدار، بہاء اللہ اٹھا۔ اگر اس کا دعویٰ نبوت مانا جائے تو اس کی سچائی اس لئے ثابت نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ نہیں تھیں۔ کسی بھی موقع پر ہمیں نظر نہیں آئیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو کوئی روشن نشان پیش نہیں کیا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ شریعت (۔) کو جو آخری شریعت ہے جس نے قیامت تک رہنا ہے، اس کو ناقص ثابت کرنے کی کوشش کی اور اس وجہ سے بے شک ایک وقت میں کافی تعداد میں اس کے ماننے والے بھی اس کے ساتھ ہو گئے۔ لیکن اس کی مقبولیت، قرآن کریم کی مقبولیت اور شریعت کی مقبولیت کے مقابلے میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ بلکہ اب تو بہاؤ اللہ کی شریعت ماننے والے اِکّا دُکّا اِدھر اُدھر نظر آتے ہیں۔ ان لوگوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ اور قرآن کریم آج بھی دنیا کے ایک طبقہ کی طرف سے بڑی سوچی سمجھی سکیم کے باوجود کہ اسے بدنام کیا جائے، استہزاء کا نشانہ بنایا جائے، دنیا میں پھیل رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی لاکھوں لوگ اس کی تعلیم کے نیچے آ کر اپنی ابدی نجات کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو جھوٹے ہیں فلاح نہیں پا سکتے۔ تو یہ ہے ان کا فلاح پانا۔ دنیاوی دولت اکٹھی ہو جانا یا ایک گروہ پیدا کر لینا کامیابی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کا اس کے مقابلہ پر لاکھوں گنا پھیلنا اور اس میں ترقی ہوتے چلے جانا، یہ اصل فلاح اور کامیابی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء جب اس مقصد کے لئے آتے ہیں تو پھر بڑے روشن نشانات کے ساتھ آتے ہیں۔ زمین و آسمان کی تائیدات ان کے ساتھ ہوتی ہیں اور یہ لوگ ہوتے ہیں جو پھر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے فلاح کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں۔

اور یہی دلیل ہے جو آج حضرت مسیح موعود کے دعوے کی سچائی کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ پس وہ لوگ جو احمدیوں کو بہائیوں کے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں، کئی جگہ ذکر چلتا رہتا ہے۔ ان کو بھی ذرا عقل کے ناخن لینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق فیصلہ کریں۔ پھر دیکھیں کہ کیا دونوں ایک چیز ہیں۔

پھر یہ بتانے کے بعد کہ سچائی لے کے آنے والا جو روشن نشانوں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ سچائی لے کر آتا ہے، غلط اور جھوٹ اس کی طرف منسوب نہیں کرتا۔ اور حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ ایک ہی مضمون کی یہ تین مختلف آیات جو مَیں نے پیش کیں تھیں ان میں یہی ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو غلط باتیں منسوب کرے۔ اور پھر فرمایا کہ اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو قبول نہیں کرتے۔ ان میں بتایا کہ جو قبول نہیں کرتے وہ صدق کو جھٹلاتے ہیں۔ دوسری آیت میں فرمایا کہ وہ حق کو جھٹلاتے ہیں۔ تیسری آیت میں فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا اپنے پیغام اور قول میں سچا ہوتا ہے کہ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وہ جس پیغام کو لے کر آتا ہے وہ حق ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا حقیقی پیغام ہوتا ہے اور خود ظاہر کر رہا ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا پیغام ہے اور وہ پیغام اللہ تعالیٰ کی آیات نشانات اور تائیدات لئے ہوئے ہوتا ہے۔

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس تائید یافتہ اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو ماننے والے جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں اپنے ربّ سے ہر وہ چیزیں پائیں گے جو وہ چاہیں گے۔ انہیں اطمینان قلب بھی نصیب ہوگا، اُن کے اندر قناعت بھی پیدا ہوگی، ان کے اندر نیکیاں کرنے کی خواہشات بھی پیدا ہوں گی۔ یہاں جو یہ فرمایا کہ وہ جو چاہیں گے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر وقت دنیا کی فانی چیزوں کی خواہش کرتے ہیں اور وہ انہیں ملتی رہیں گی بلکہ پہلے تقویٰ کا ذکر کر کے یہ بتا دیا کہ وہ یہی چاہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں انعامات سے نوازے گا۔ ان کی خواہشات اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جائیں گی اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (۔)(حٰم السجدہ: 31) کہ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ محسنین کو جزاء دیتا ہے۔ حسن عمل کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔ نیک اعمال بجالانے

والوں کو جزا دیتا ہے۔ ان لوگوں کو دنیا و آخرت کی جنت دیتا ہے جو مستقل مزاجی سے نیک اعمال کئے جاتے ہیں اور تقویٰ پر قائم ہوتے ہیں۔ ایک وفا کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ اس کو اگلی آیت میں پھر مزید کھولا کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو ماننے کی وجہ سے، تقویٰ پر چلنے کی کوشش کی وجہ سے، اچھے اعمال بجالانے کی کوشش کی وجہ سے، ایسے اعمال جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ نہیں لیکن انسان سے بشری کمزوریوں کی وجہ سے سرزد ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ پھر ان کے بداثرات دُور فرمائے گا کیونکہ اس سے پہلے کوشش ہو رہی ہوگی، نیت نیک ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کس قدر رحمت اور شفقت کو وسعت دیتا ہے اس کا اندازہ اسی بات سے ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ غلطی اور گناہ کی سزا تو اس کے برابر ہے لیکن نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ پس سوائے اس کے کہ انسان ڈھٹائی سے گناہوں پر جرأت پیدا کرتا چلا جائے۔ نیکیوں کا ثواب اور اجر گناہوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام بداثرات دور فرما دیتا ہے اور حسن عمل کا پھر انہیں اجر عطا فرماتا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی نیکیوں کی طرف متوجہ رہ کر اپنی دنیا کو جنت بنانے والے بن جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کو مان کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان قلب پانا اور نیکیوں میں بڑھنا بھی ایک معیار ہے، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی سچائی کا۔ اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی کثرت سے اس بات کے گواہ ہیں بلکہ جو نئے شامل ہونے والے ہیں ان کے اطمینان قلب میں بھی مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اس مضمون کے کئی خطوط میں روزانہ وصول کرتا ہوں۔

پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ مزید تسلی دلائی۔ پھر الزام لگانے والے الزام لگاتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے۔ جس ظلم کا وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پر الزام لگا رہے ہیں اس ظلم کے وہ اُس کو نہ مان کر خود مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ ایسے الزام لگانے والوں اور ظلم کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور جو اس کو قبول کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کی برائیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے نیکیوں کا اجر دے گا اور مزید نیکیوں کی توفیق دے گا تاکہ تقویٰ میں بھی بڑھتے چلے جائیں۔

پس یہاں یہ بات بتا کر کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے، جھٹلانے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ خدا تعالیٰ اس کا مددگار ہے اور اسی طرح اس کے ماننے والوں کا مددگار ہے۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر آپؐ کی اور آپؐ کے ماننے والوں کی مدد اور نصرت فرمائی۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی بھی اور صحابہؓ کی زندگی بھی اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر لحہ آپؐ کی مدد فرمائی، آپؐ کے صحابہ کی مدد فرمائی۔ بے شک جنگوں میں مسلمان شہید بھی ہوئے لیکن دشمنوں کے مقابلے پر ہمیشہ کم نقصان ہوا۔ یا دشمن وہ مقصد حاصل نہیں کر سکے جو وہ کرنا چاہتے تھے کہ اسلام کو ختم کر دیں۔ اور آج تک ہم دیکھ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم پر مخالفین اسلام نہایت گھٹیا اور رقیق حملے کرتے اور الزام لگاتے ہیں لیکن اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔ اور آج بھی مسلمانوں میں ایک گروہ ہے اور بڑی تعداد میں ہے جو آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کو اصل حالت میں اپنی زندگیوں پر لاگو کر رہا ہے یا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے لئے بھیجے گئے ہیں اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت زندہ ہے اور زندہ رہے گی انشاء اللہ۔ اور دشمنان اسلام کی کوششیں اور دھمکیاں نہ پہلے اسلام کا کچھ بگاڑ سکی تھیں نہ اب بگاڑ سکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں ان کے لئے کافی ہوں۔ اپنے بندوں کو ان کے شر کے بدانجام سے ہمیشہ بچاؤں گا.......... یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ (۔) تو عبد سے کیا مراد ہے۔ ہم کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کا بندہ۔ ہر انسان جو دنیا میں آیا ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس ناطے بندہ ہے۔ طاقت اس کی کوئی نہیں لیکن حقیقی عَبْـد سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کامل غلامی کا جوا اپنی گردن پر ڈالتا ہے۔ جو اس کے دین کا مددگار ہے۔ جو نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کا نعرہ لگانے والوں میں شامل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ بڑائی بیان کرنے والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے گہرا پیار کا تعلق رکھنے والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے بہت غیرت رکھنے والا ہے۔ یہ لوگ ہیں جو حقیقی عَبْـد ہیں۔ اس کے یہ معنی نکلتے ہیں اور اس کا اعلیٰ ترین معیار جس سے اوپر کوئی انسان جا نہیں سکتا وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے اور جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے کافی ہونے کے وہ نظارے دکھائے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ہر دشمن سے آپؐ کو اس طرح بچایا کہ کوئی انسان اس کا سوچ بھی نہیں سکتا اور کوئی انسانی طاقت اس کو اس طرح بچا نہیں سکتی۔

ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ آپؐ کے لئے غار میں کافی ہوا۔ کس طرح بچایا۔ انعام کے لالچ میں آپؐ کو پکڑنے کے لئے پیچھا کرنے والے کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کافی ہوا۔ جنگوں میں خدا تعالیٰ کافی ہوا۔ جب آپؐ نہتے تھے اور دشمن کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ اس نے آپؐ کو سوئے ہوئے جگایا اور پوچھا کہ اب تجھے کون مجھ سے بچائے گا تب اللہ تعالیٰ کافی ہوا۔ پھر صحابہؓ نے اپنی زندگیوں میں یہ نظارے دیکھے۔ تو یہ آنحضرت ﷺ کی سچائی کا ثبوت ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نہ صرف آپؐ کے لئے بلکہ آپؐ کے صحابہؓ کے لئے، ان بندوں کے لئے بھی کافی ہوا جو حقیقی عبد بننے کی کوشش کر رہے تھے اور ان کے دل سے بندوں کا خوف بالکل ختم ہو گیا اور وہ لوگ خالص اللہ تعالیٰ کے ہو گئے۔ ان کو بھی رَضِیَ اللّٰـہ عَنْـہ کی خوشخبری ملی۔ اور جو بدبخت کفار تھے جن کے مقدر میں گمراہی تھی وہ اپنے انجام کو پہنچے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہدایت وہی پاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ پس ہدایت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے۔ ایمان میں ترقی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے اور ہدایت پا کر پھر اس پر قائم رہنے کے لئے بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے۔ جو ہدایت پاتے ہیں وہ پھر اس معنی میں حقیقی عَبْد بن کر دکھاتے ہیں جو معنی میں نے عَبْد کے بیان کئے اور جانتے ہیں کہ اس میں ہی ان کی ہر قسم کی بقا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ حقیقی غلبہ اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور ان کی جماعتوں کو نقصان پہنچانے والے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والے اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں اور ان کے ماننے والوں کی دشمنی کرنے والوں سے انتقام بھی لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا انتقام ان پر دنیا یا آخرت میں سزا کی صورت میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے کہ اس کے پیاروں سے کوئی دشمنی کی جائے اور اس کے لئے پھر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے وہ جلوے دکھاتا ہے کہ بعض دفعہ عبرت کا نشان بن جاتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کے لئے دنیا میں کوئی جائے پناہ نہیں ہوتی اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آخرت میں ان سے اچھا سلوک نہ کیا جائے گا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بھیجے ہوؤں اور ان کے ماننے والوں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے نشان ہے کہ وہ صرف ان کی سچائی ثابت نہیں کرتا بلکہ ان کو دشمن کے ہر حملے سے بچاتا ہے۔ ان کو تحفظ دیتا ہے اور ان کے لئے ہمیشہ نشانات ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ اور ان کے مخالفین سے ایسے انتقام بھی لیتا ہے جو اگر اس دنیا میں ہوں تو جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن جاتے ہیں اور آخرت میں اس سے بھی زیادہ سزا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے اور اس کو ماننے والے اس کے احکامات پر عمل کرنے والے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ (الفجر: 30) کی خوشخبری پانے والے بنتے ہیں۔ تقویٰ پر چلنے اور احسن عمل کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنتے ہیں اور اس مقام کو سب سے زیادہ حاصل کرنے والی آنحضرت ﷺ کی ذات تھی جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا۔ پس اللہ تعالیٰ آپؐ کی

وجہ سے آپؑ کے غلاموں کے لئے بھی کافی ہوگیا اور ان کے لئے بھی اپنی قدرت کے نظارے دکھائے اور دکھا رہا ہے............۔

(حضور نے حضرت مسیح موعود کی خدائی حفاظت اور جماعت احمدیہ پر مظالم کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا)

آج پھر مَیں ایک افسوسناک خبر سنا رہا ہوں کہ ہمارے ایک احمدی بھائی مکرم سعید احمد صاحب جو مکرم چوہدری غلام قادر صاحب اٹھوال کے بیٹے تھے، کوٹری شہر میں رہتے تھے ان کو وہاں شہید کر دیا گیا۔ رات کو تقریباً 9 بجے جہاں وہ کام کرتے تھے وہاں سے واپس جا رہے تھے کہ گھر کے دروازہ میں داخل ہوتے وقت کسی نے کنپٹی پر گن یا پسٹل رکھ کر فائر کیا جس سے آپ موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ (۔) بڑے خدمت خلق کرنے والے تھے۔ ان میں خدمت خلق کا نمایاں جذبہ تھا۔ کسی کی بیماری کا پتہ چلتا تو اس کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے۔ نہایت سادہ طبیعت رکھنے والے مخلص انسان تھے اور محنتی بھی بڑے تھے۔ ہر قسم کا کام کر لیتے تھے۔ کوئی عار کبھی نہیں سمجھا۔ مہمان نوازی کی صفت بھی بہت نمایاں تھی۔ صبر اور حلم بھی بہت تھا۔ کسی کو غصے میں بھی جواب نہیں دیا بلکہ خاموش رہتے تھے۔ کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ گوندل فارم سندھ میں ہی آپ کی تدفین ہوئی ہے۔ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور بیوی بچوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ ابھی نمازوں کے بعد مَیں ان کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

اسی طرح ایک اور جنازہ ہے۔ جماعت کے ایک دیرینہ خادم مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ جو ایک بڑے لمبا عرصہ تک بہاولنگر ضلع کے امیر رہے ہیں۔ آپ کی 21 جنوری 2009ء کو وفات ہوئی ہے۔ 40 سال سے زائد عرصہ تک انہوں نے جماعت کی خدمت کی ہے۔ امیر ضلع بہاولنگر رہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ مرکز میں جو مختلف کمیٹیاں قائم ہوتی تھیں ان میں ممبر کی حیثیت سے کام کیا۔ نیک، مخلص، باوفا اور اطاعت شعار تھے۔ خلافت سے بڑا گہرا اور محبت کا تعلق تھا۔ اپنوں اور غیروں سبھی پر ان کا نیک اثر قائم تھا۔ خلافت کی ہجرت کے بعد، پاکستان سے یہاں آنے کے بعد ہمیشہ ہر سال جلسے پر آیا کرتے تھے۔ گزشتہ دو سال سے نہیں آ رہے تھے تو بڑے جذباتی انداز میں اپنی بے چینی کا اظہار خطوں میں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور ان کے ایک بیٹے رانا ندیم احمد خالد صاحب نصرت جہاں سیکنڈری سکول کمپالہ میں بطور پرنسپل خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بچوں کی تعلیمی میدان میں حوصلہ افزائی کریں

بچوں کے لئے ان کی معمولی کامیابیاں اور چھوٹی چھوٹی خوشیاں بہت اہم ہوتی ہیں۔ اگر ان کو حسب توقع کامیابی نہ ملے تو وہ افسردہ ہو جاتے ہیں اور بچوں کو افسردگی کے اس خول سے باہر نکالنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ ماں اور باپ دونوں کا فرض ہے کہ جس حد تک ممکن ہو، اولاد کو ایک خوشگوار ماحول مہیا کریں۔ ان کو ڈپریشن اور تناؤ کی کیفیت سے آزاد رکھیں۔ یہی دیکھئے کہ سکول میں ہونے والے سالانہ کھیلوں کے مقابلے میں بہت سے بچے حصہ لیتے ہیں۔ مگر صرف اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعام دیا جاتا ہے جبکہ ایسے میں وہ بچہ بے حد افسردہ نظر آ رہا ہے ہوتا ہے۔ جو محض چند نمبر کے فرق سے چوتھے نمبر پر آ جاتا ہے۔ اسی طرح سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان ہوتا ہے۔ تو وہ بھی صرف ان تین طلباء کو تحائف دیئے جاتے ہیں۔ جو پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہوتے ہیں۔ چوتھے نمبر پر آنے والے طالب علم کی طرف کسی کی نگاہ ہی نہیں جاتی۔ حالانکہ بعض اوقات یہ فرق صرف ایک آدھ نمبر ہی کا ہوتا ہے۔ اس صورت حال میں مذکورہ بچہ افسردگی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اب والدین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ بچے کو منفی خیالات کا شکار ہونے سے بچائیں۔ اس ضمن میں کلاس ٹیچر سے بات کریں۔ معلوم کریں کہ کس وجہ سے بچہ مطلوبہ کامیابی حاصل نہ کر سکا اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایسے وقت میں بچے کو بہت پیار سے سمجھائیں، اسے ساتھ بٹھائیں۔ اس سے محبت اور نرمی سے بات کریں۔ اسے کہیں کہ ہمیں پتا ہے کہ آپ نے پوری محنت کی تھی۔ لیکن اگر آپ اول نہیں آئے تو کوئی بات نہیں۔ آپ چوتھے نمبر پر آئے ہیں۔ یعنی آپ اپنی جماعت کے چالیس پچاس طلباء میں سے چوتھے نمبر پر ہیں۔ اس کا مطلب ہے آپ بہت ذہین ہیں۔ تھوڑی سی زیادہ محنت کر کے اگلے سال آپ اول یا دوم پوزیشن حاصل کر سکتے ہیں اور پھر آپ خود دیکھئے گا کہ آپ کا بچہ کس طرح پُر جوش ہو کر محنت کرتا ہے۔ آپ کی محبت بھری باتوں سے اور اس کی صلاحیتوں پر آپ کے اعتماد سے وہ یقیناً افسردگی اور ڈپریشن کے ماحول سے باہر نکل آئے گا اور پھر اگلے سال یقیناً مطلوبہ کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

بچے سکول میں پڑھ رہے ہوں یا کالج میں، چھوٹے لیول یا بڑے، نوجوان ہوں یا بچے، کھیلوں کے میدان میں ہوں یا عملی زندگی میں، اکثر اوقات حسب توقع کامیابیاں حاصل نہیں کر پاتے۔ انہیں باوجود کوشش کے مطلوبہ اہداف حاصل نہیں ہو پاتے۔ بعض اوقات محنت کرنے کے باوجود بھی انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اس کیفیت میں انہیں مزید افسردہ یا ناامید کرنے کی بجائے والدین کو ان سے دوستانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے سمجھانا چاہئے کہ گرتے ہیں شہسوار ہی میدان میں۔ آپ نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ حسب توقع آپ کو کامیابی نہیں ملی تو یقیناً اس میں کوئی مصلحت ہوگی۔ انشاء اللہ شاہراہ حیات پر اس سے بہتر کامیابی آپ کی منتظر ہوگی۔ آپ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے رہیں۔

اس کے علاوہ بچے کی خوبیوں کی تعریف کر کے اس کی محنت اور تخلیقی صلاحیتوں کو مزید ابھاریں۔ اس طرح وہ خود اعتمادی اور خوشی محسوس کرتا ہے۔ اس کو بتائیں کہ اس طرح سب کے ساتھ ہوتا ہے لہٰذا ماضی کی غلطیوں یا ناکامیوں پر اداس ہونا یا پچھتانا چھوڑ دے۔ اس ناکامی یا کامیابی کو ایک تجربہ سمجھ کر مزید محنت کرے اور کوشش کرے کہ اس بار جو غلطی ہوئی ہے۔ اسے آئندہ نہ دہرائے۔ اس کو احساس دلائیں کہ آپ اس کی شخصیت اور ذہانت کو پسند کرتے ہیں اور اس کو خود بھی اپنی محنت اور کوشش پر فخر کرنا چاہئے۔

درحقیقت، اگر بچے کو والدین کی بھرپور توجہ، پیار، شفقت اور راہنمائی حاصل ہو جائے تو وہ کبھی ڈپریشن یا پریشانی کا شکار ہو ہی نہیں سکتا۔ والدین سے اچھا مخلص دوست اور ہمدرد ملنا ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی اگر خدانخواستہ بچے کسی اضطرابی کیفیت کا شکار ہو بھی جائیں تو والدین کی محنت اور توجہ سے جلد ہی زندگی کی خوشیوں کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ یہ آزمودہ بات ہے۔

احباب جماعت اور خصوصاً واقفین نو بچوں کے والدین کو چاہئے کہ وہ اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ ناکامی وغیرہ کسی صورت میں بچے کی حوصلہ افزائی کریں اور اس میں موجود خوبیوں کی تعریف کریں بہت پیار اور شفقت سے اسے اس کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائیں اور آئندہ محنت کرنے کی تلقین کریں۔ اللہ کرے کہ ہمارے احمدی بچے بشمول واقفین نو بچے اعلیٰ کامیابیاں حاصل کریں اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی طرح نامور اور محترم شخصیات بنیں اور حضرت مسیح موعود کے الہام کے مصداق بنیں۔ آمین

اسے فتح نہ کریں

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق لکھتے ہیں۔

مسلمان جب ہسپانیہ پر قابض ہوئے تو ایک مسلمان خلیفہ نے اپنے ایک جرنیل کو انگلستان اس لئے بھجوایا کہ وہ خلیفہ کو اس ملک کے حالات سے آگاہ کرے اور یہ بتائے کہ اس ملک کو فتح کرنے کے لئے مسلمانوں کو کیا حکمت عملی اختیار کرنی ہوگی۔ یہ جرنیل بھیس بدل کر تمام انگلستان میں گھوما اور یہیں سے اس نے خلیفہ کی خدمت میں ایک رپورٹ بھجوائی۔ یہ رپورٹ آج بھی برٹش میوزیم میں موجود ہے۔ اس رپورٹ میں مسلمان جرنیل نے خلیفہ کی خدمت میں لکھا کہ اس کے خیال میں اس ملک کو فتح کرنے کا خیال ترک کر دینا چاہئے کیونکہ یہ ملک غلاظت کا انبار ہے۔ ہر طرف گندگی ہی گندگی ہے۔ عوام سے بدبو آتی ہے۔ یہ مہینوں تو کجا سالوں نہیں نہاتے۔

خلیفہ کو جب یہ رپورٹ ملی تو اس نے اس قسم کی قوم کو فتح کرنے کا خیال ترک کر دیا۔

میں جب 1959ء میں پہلی مرتبہ انگلستان آیا۔ تو میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب مجھے بعض رپورٹس پڑھنے سے یہ معلوم ہوا کہ انگلستان کے 30 فیصد مکانوں میں غسلخانہ نام کی کوئی جگہ نہیں۔ لوکل کونسلز نے اعلانات کر کر کے لوگوں کو غسلخانوں کے لئے گرانٹ دینے کی اشتہار بازی کی مہم ان دنوں چلائی تھی۔

برطانیہ کے وزیراعظم کی سرکاری رہائش گاہ 10/ ڈاؤننگ میں پہلی بار 1906ء میں غسلخانے تعمیر کئے گئے۔

اس دور میں جب یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اسلام نے ہسپانیہ اور دوسرے ممالک میں جہاں اسلام کا نفوذ ہوا صفائی کا نہایت اعلیٰ معیار پیش کر دیا تھا۔ کہتے ہیں صرف قرطبہ شہر میں سینکڑوں حمام تھے اور ہر گھر میں غسلخانہ کا ہونا شرط ہوتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپ کو غسلخانے بنانا اسلام نے ہی سکھایا تھا۔ خوشبو کا استعمال بھی یورپ میں مسلمانوں کے بعد آیا ہے۔

(ماہنامہ انصار الدین برطانیہ نومبر تا دسمبر 2006ء ص 16)

تعارف

احمدیہ بزنس ڈائریکٹری پاکستان

ناشر: نظارت صنعت وتجارت

ضخامت: 307 صفحات

حضرت مصلح موعود نے جماعتی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے 1920ء میں شعبہ صنعت وتجارت کو قائم فرمایا۔ 6 سال بعد اس کو نظارت کا درجہ دیتے ہوئے حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کو اس کا پہلا ناظر مقرر فرمایا۔ چند ماہ بعد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو اس اہم نظارت کا ناظر بنا دیا گیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ نظارت خلفاء سلسلہ کی زیر ہدایت اپنے مفوضہ امور سرانجام دیتی چلی آرہی ہے۔

اس نظارت کے قائم کرنے کی بنیادی وجہ اور مقصد احباب جماعت میں صنعت اور انڈسٹری کا شوق پیدا کرنا اور ترقی دینا ہے۔

یہ نظارت احمدی تاجر حضرات کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کا اہم فریضہ بھی انجام دے رہی ہے۔ ان کا آپس میں یہ رابطہ نہ صرف ان کی تجارت میں ممد و معاون ثابت ہوگا بلکہ ان کے پروفیشنل نالج میں بھی اضافہ کا باعث بنے گا۔ اسی وجہ سے نظارت صنعت و تجارت نے اپنی ویب سائٹ sanat-o-tijarat.org 14 راگست 2008ء کو لانچ کی ہے۔ رابطے کے عمل کو مزید بڑھانے کے لئے احمدیہ بزنس ڈائریکٹری کی اشاعت بھی ہے جو ایک احسن قدم ہے۔ اس ڈائریکٹری میں 79 شعبہ جات کے تحت کاروبار کی تفصیل درج کی گئی ہے جس میں نام کاروبار، پروپرائٹرز، مکمل ایڈریس اور فون نمبرز درج کئے گئے ہیں۔ یہ بزنس ڈائریکٹری دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں شعبہ جاتی اور دوسرے حصہ میں شہروں کے حساب سے مختلف کاروباروں کو ترتیب دیا گیا۔ اس کی مدد سے پاکستان میں کسی بھی شہر میں موجود احمدی تاجر کو ڈھونڈا جاسکتا ہے اور نہ صرف متعلقہ تاجر بلکہ اس کے ضروری کوائف بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ ڈائریکٹری جہاں کاروباری دنیا میں رابطہ، مضبوط پلیٹ فارم اور اہم معلومات کے تبادلے کو یقینی بنائے گی وہاں عام افراد کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔ اس کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم سلیم الدین صاحب ناظر صنعت وتجارت، مکرم اکبر احمد عدنی صاحب نائب ناظر صنعت وتجارت اور ان کی ٹیم نے گرانقدر محنت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف شمس)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم راشد محمود صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو 4 مارچ 2009ء کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام قرۃ العین راشد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد انور چیمہ صاحب طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کی نواسی اور مکرم محمد اسحٰق صاحب آف چک 92 کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم صوفی محمد شریف صاحب (ر) معلم وقف جدید بیوت الحمد کالونی ربوہ مورخہ 10 مارچ 2009ء کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے بعمر 61 سال وفات پا گئیں۔ مورخہ 12 مارچ کو محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز ظہر بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ 11 سال کی عمر میں اپنے والد مکرم اللہ رکھا صاحب آف سیالکوٹ کے ساتھ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ اخلاص اور وفا کا تعلق رکھا۔ واقف زندگی خاوند کے ہمراہ ہمیشہ خدمات دینیہ میں مصروف رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند باقاعدگی سے تلاوت قرآن پاک کرنے والی، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز اور ہمسایوں سے نیک سلوک کرنے والی تھیں۔ بچوں کی اچھی اور نیک تربیت کی دو بیٹے واقف زندگی ہیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ 3 بیٹے مکرم ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد کلیم صاحب واقف زندگی المہدی ہسپتال مٹھی، خاکسار، مکرم عاصف جمیل صاحب نجیل مووزیز راجیکی روڈ ربوہ، دو بیٹیاں مکرمہ شکیلہ صوفیہ صاحبہ زوجہ مکرم وسیم احمد بھٹی صاحب اور اسیالکوٹ اور مکرمہ عدیلہ صوفیہ صاحبہ ٹیچر بیوت الحمد پرائمری سکول سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دار القضاء

(مکرمہ شاہدہ ظفر صاحبہ بابت ترکہ مکرم نصیر احمد شاد صاحب)

مکرمہ شاہدہ ظفر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم نصیر احمد شاد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 9/1 محلہ دارالرحمت میں سے برقبہ 6 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا قطعہ نمبر 9/1 محلہ دارالرحمت میں سے برقبہ 6 مرلہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل

1۔ مکرمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ۔ بیوہ
2۔ مکرمہ شاہدہ ظفر صاحبہ۔ بیوہ
3۔ مکرم ظہیر احمد شاد صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرم وحید احمد وہاب صاحب۔ بیٹا
5۔ مکرم عطاء السبوح ناصر صاحب۔ بیٹا
6۔ مکرم عطاء السبحان خالد صاحب۔ بیٹا
7۔ مکرم محمد نصر احمد صاحب۔ بیٹا
8۔ مکرمہ امتہ الباسط نصر صاحبہ۔ بیٹی
9۔ مکرمہ قرۃ العین صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے درس قرآن

17 مارچ 1914ء کا دن اس لحاظ سے نہایت مبارک ہے کہ اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے درس القرآن کا آغاز فرمایا۔ یہ درس جو بیت اقصیٰ میں ہوتا تھا۔ سورۃ مجادلہ سے شروع ہوا اور 8 راپریل 1914ء سے الفضل میں بالاقساط چھپنے لگا اور پھر ''حقائق القرآن'' کے نام سے کتابی صورت میں بھی شائع ہوگیا اور اس درس کے بعد حضور نے سورۃ فاتحہ سے درس دینا شروع کیا۔ جس کا ایک مکمل دور جون 1930ء میں ختم ہوا۔ اس کے علاوہ حضور نے بیرونی احباب کے لئے بعض خاص درس بھی ارشاد فرمائے۔ مثلاً

(1) جون 1917ء میں قرآن کریم کے ابتدائی دس پاروں کا درس دیا۔ یہ درس ظہر سے عصر تک ہوتا تھا۔ 22 جون کو شروع ہوا اور ایک ماہ تک جاری رہا۔

(2) یکم اگست 1922ء کو دوبارہ ابتدائی دس پاروں کا درس شروع فرمایا جو مہینہ بھر جاری رہا۔ یہ درس بھی ظہر سے مغرب تک ہوتا تھا درس میں شامل ہونے والوں کے نام رجسٹر میں باقاعدہ درج ہوتے تھے اور روزانہ ان کی حاضری ہوتی تھی درس قلمبند کرنے والے مسجلین کہلاتے تھے۔

(3) 1928ء میں حضور نے سورۃ یونس سے سورۃ کہف تک کا درس دیا۔ اس کا آغاز 8 راگست کو ہوا اور اختتام 8 ستمبر کو یہ درس بھی ظہر سے مغرب تک چار گھنٹہ روزانہ ہوا کرتا تھا۔ اس کے لئے بھی مسجلین کی جماعت موجود رہتی۔ جسے درس کے وقت حضور کے قریب جگہ دی جاتی اور روزانہ ان کا امتحان بھی لیا جاتا تھا۔

(4) 1938ء میں سورۃ مریم سے سبا تک کا درس پہلے عورتوں میں پھر مردوں میں جاری ہوا۔

(5) جولائی 1944ء میں حضور نے تیسویں پارے کا آغاز فرمایا اور پہلے ڈلہوزی میں سورۃ النبا سے سورۃ طارق تک پھر جنوری 1945ء میں قادیان میں سورۃ اعلیٰ سے سورۃ قدر تک اس کے بعد اگست 1945ء بمقام ڈلہوزی سورۃ البینہ سے سورۃ الھمزۃ تک اور 1948ء میں بمقام کوئٹہ سورۃ الفیل سے سورۃ کوثر تک کا درس دیا۔

(6) 1949ء میں حضور نے کوئٹہ میں سورۃ مریم کے ابتدا سے درس دینا شروع کیا اور اس کی تکمیل بیت مبارک ربوہ میں فروری، مارچ 1953ء میں فرمائی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 135)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
1954 NASIR ناصر 2008
نوجوانوں کے۔ امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
دنیائے طب کی خدمات کے ۵۴ سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

خبریں

افتخار محمد چودھری سمیت تمام معزول ججز بحال ہو گئے

وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے 16 مارچ 2009ء کی علی الصبح 5 بجکر 45 منٹ پر قوم سے خطاب میں اپنے وعدے کے مطابق 2 نومبر 2007ء کی پوزیشن پر آزاد عدلیہ کو بحال کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سمیت پی سی او کے تحت حلف نہ اٹھانے والے دیگر تمام ججز کو غیر مشروط طور پر اپنے عہدوں پر بحال کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

شریف برادران کی نااہلی کے خلاف نظرثانی اپیل دائر کرنے کا فیصلہ

وزیراعظم گیلانی نے قوم سے خطاب میں یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ شریف برادران کی نااہلی کے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نظرثانی کی اپیل وفاقی حکومت خود دائر کرے گی۔ انہوں نے شریف برادران کو دعوت دی ہے کہ آئیں اور وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر میثاق جمہوریت اور چارٹر آف ڈیموکریسی کے مطابق عملداری کے عمل کو آگے بڑھائیں۔

ملک میں نافذ دفعہ 144 ختم کر دی گئی

ملک میں جاری سیاسی بحران کے خاتمے کے ساتھ ہی ملک میں نافذ کی گئی دفعہ 144 ختم کر دی گئی ہے۔ جس کے خاتمہ کا اعلان وزیراعظم پاکستان کے اپنے خطاب میں کیا ہے اور انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ عوام اس فیصلے سے یقیناً خوش ہو گی اور مستقبل میں ملک کے اندر جمہوری نظام اور جمہوری عمل مستحکم ہوگا۔

جسٹس افتخار محمد چودھری 21 مارچ کو دوبارہ اپنا عہدہ سنبھال لیں گے

وزیراعظم گیلانی نے کہا کہ اب جبکہ جسٹس حمید ڈوگر چیف جسٹس کے عہدے سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ لہٰذا 21 مارچ 2009ء کو جسٹس حمید ڈوگر کی ریٹائرمنٹ کے ساتھ ہی معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری بطور چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان اپنے عہدے کی ذمہ داراں سنبھال لیں گے۔

لانگ مارچ اور دھرنا ختم کر دیا گیا

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے لانگ مارچ کے دوران گوجرانوالہ شہر میں اپنے خطاب کے دوران اس امر کا اظہار کیا کہ اعتزاز احسن اور علی احمد کرد سمیت تمام وکلاء رہنماؤں اور دیگر سیاسی اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں سے باہمی مشاورت اور متفقہ رائے کے ساتھ صدر اور وزیر اعظم پاکستان کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ انہوں نے حکومت کے اس فیصلے پر اطمینان کا اظہار کیا اور وزیر اعظم اور صدر پاکستان کو مبارکباد دی۔ جس کے بعد انہوں نے لانگ مارچ میں شامل تمام سیاسی جماعتوں اور دیگر تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لانگ مارچ اور دھرنے کو ختم کرنے کا علان کر دیا ہے۔

زرعی زمین برائے فروخت
بمقام گوٹھ جمال پور ضلع خیر پور سندھ میں زرعی زمین 100 ایکڑ جس میں 50 ایکڑ جس میں باغ پھلدار لیموں، آم اور گریپ کی فروخت بھی شامل ہے برائے فروخت موجود ہے۔ اندازاً موجودہ قیمت ساڑھے تین کروڑ روپے ہے احمدی احباب کیلئے رعایت کی کوشش کی جائے گی
رابطہ:۔ حمید احمد ظفر مربی سلسلہ
0300-3212993

خان نیم پلیٹس
ڈیزائننگ، معیاری سکرین پرنٹنگ، اسٹکرز، شیلڈز
If you are looking for SOMETHING DIFFERENT then please call us
5/14 بی۔ون، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com موبائل: 0321-8406577

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Education Concern ®
رابطہ: ایجوکیشن کنسرن
فرخ لقمان: 0302-8411770
042-5162310
67۔سی فیصل ٹاؤن لاہور

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

بجلی کی بندش کا ایک ہی حل with All Mobiles Solutions
ایمپورٹڈ UPS ایک سال کی گارنٹی کے ساتھ نیز بیٹریاں بھی دستیاب ہیں۔
اے اے ٹریڈرز
دکان 27 گراؤنڈ فلور فرسٹ فلور۔ رحمہ کمرشل سنٹر پاسپورٹ آفس کچہری روڈ۔ ملتان
طالب دعا: نوید شہزاد 061-8131313,0345-7341234

NOVEL INTERNATIONAL
P-15,Rail Bazar Faisalabad-38000-Pakistan
Tele No:+92(41)2614360-2632483 Fax No:+92(41)2618483
Importers, Exporters & Representatives
Serving the Textiles, Cosmetics, Pharmaceuticals & Oil drilling industry in Pakistan
Representing world well know suppliers from U.S.A, U.K. Italy, Korea and China

کیا آپ چاہتے ہیں کہ پھلبہری کا علاج بغیر کسی سرجری بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ بغیر کسی سکن الرجی یا بغیر کسی دوائی کے کھائے ہو جائے؟ تو رابطہ کریں۔
منی بیک گارنٹی کے ساتھ
Cure Herbals™
Lahore Pakistan Cell Phone#0323-4949794PH:042-5005484

سپیشل آفر
Sony Flat T.V 29" 26500/=
Model- Sz292 M88
Sam Sung Flat T.V 29" ULTRA- Slim 23200-/
Model No 29Z50
Sam Sung Flat T.V 21"11700/- Model 21Z50
اسٹاک کی دستیابی تک سکیم جاری ہے
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔مارچ	
طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:19

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ماہر امراض ناک کان گلا ماہر ڈاکٹر کی آمد
ہر بدھ کو شام 3 بجے تا 6 بجے
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
فون: 6213944

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کریں
دعا گو: مرزا اکرم بیگ
فون: 042-6312538
موبائل: 0333-4364361

!!Study Abroad!!
We provide Services to get admissions in U.K, USA, Canada, Ireland, Australia, New Zealand, Sweden & Finland.
MBBS/Engineering
China, Kyrgyzstan & Ukraine (Ahmadi (Male / Female Students already studying)
IELTS [7.0+ Bands; Guaranteed]
Join our IELTS classes by UK Qualified Teachers with Hostel facility
Students from other Cities / Countries can also contact us.
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman 0302-84 11 770
67-C, Faisal Town Lahore. Pakistan.
+92-42-517 7124/ 5162310
farrukh@educationconcern.com
www. educationconcern.com

FD-10